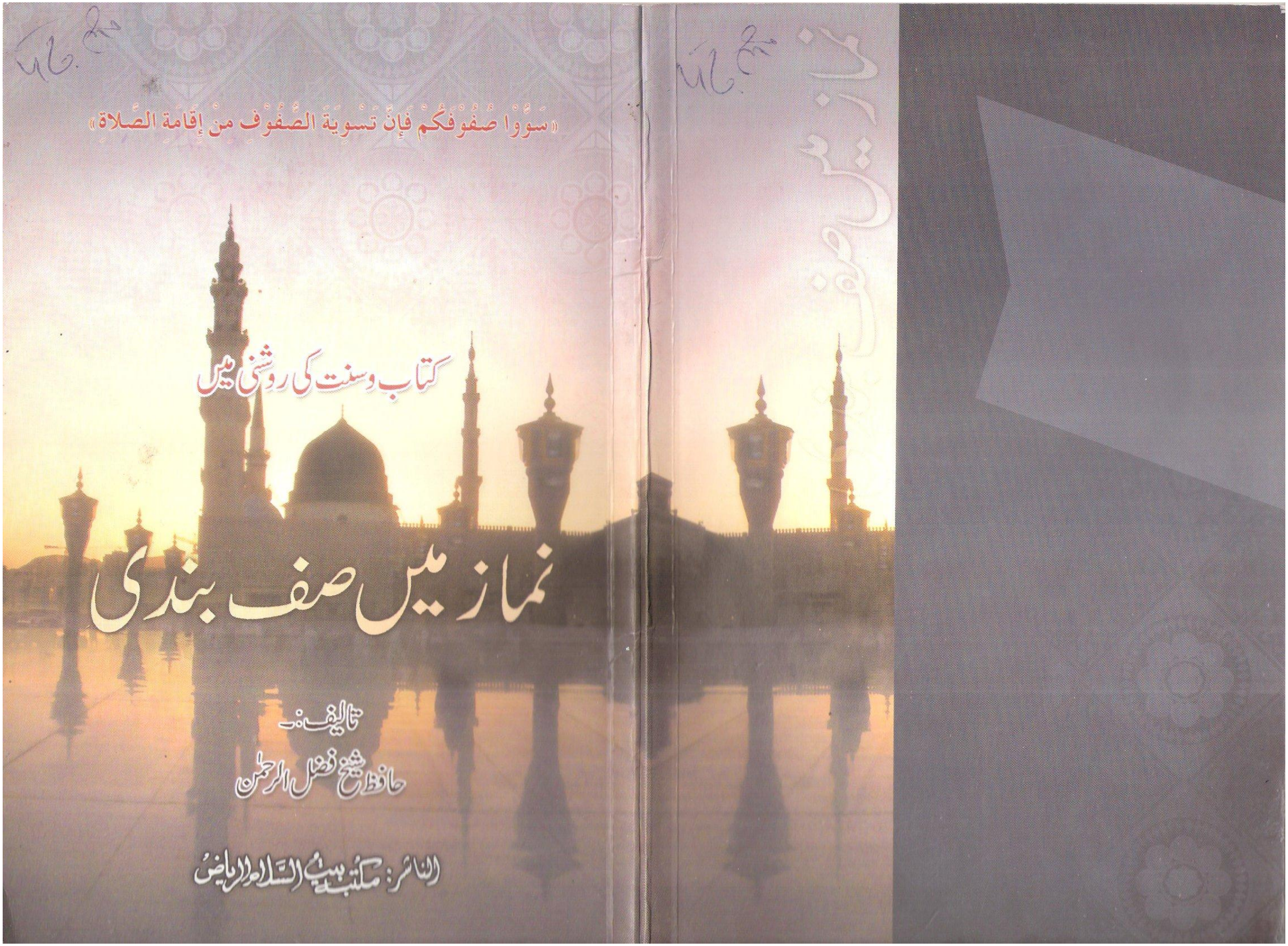


«سوّوا صفوفكم فإن تسوية الصفوف من إقامة الصلاة»

کتاب وسنت کی روشنی میں

نماز میں صف بندی

تالیف:۔

حافظ شیخ فضل الرحمن

الناشر: مکتبۃ بیت السلام الریاض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ
وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (الأحزاب ٣٣)

یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ
موجود ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ
کی اور قیامت کے دن کی توقع
رکھتا ہے اور بکثرت
اللہ تعالیٰ کی یاد
کرتا ہے۔

☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المحتویات

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم

فہرس

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو

نمبر	عنوان	صفحہ
40	بچوں کی صف کے متعلق	45
41	بچوں کو مسجد سے دور رکھنا	45
42	عورتوں کی امام کہاں کھڑی ہو؟	47
43	زیادہ عورتیں صف کیسے بنائیں؟	47
44	ام المؤمنین ام سلمہؓ کی امامت	47
45	اپنے گھر کی عورتوں کی صف	48
46	ستونوں کے درمیان صفیں بنانا	49
47	اگلی صفیں کیسی ہوں؟	50
	صحیح صفیں بنانے کی فضیلت	**51**
48	فرشتوں کی دعاؤں کے حقدار	51
49	پہلی صفوں پر رحمتوں کا نزول	52
50	صفوں کی داھنی جانب رحمتوں کا نزول	52
51	سب سے زیادہ محبوب قدم	53
52	صف اوّل میں جگہ پانے کیلئے جدوجہد	53
53	صف اوّل کے چند فوائد	54

نمبر	عنوان	صفحہ
	صفیں سیدھی نہ کرنے پر وعید	**55**
54	دلوں میں اختلاف کا سبب	55
55	شفقت اُٹھ جانے کا سبب	55
56	اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب	56
	خلاصہ	**57**
	خاتمۃ الکتاب	**61**

بحمد اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ
أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾

﴿ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَاءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ
تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ ط إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾

اللہ أکبر

أما بعد

فقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سُدُّوْا الْخَلَلَ ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ (أبو داؤد)

دونمازیوں کے درمیان والے خلا پُر کرو، شیطان کیلئے جگہ خالی نہ چھوڑو

بے شک نماز جو بہت ہی اہم فریضہ ہے اسکی ادائیگی میں جہاں اور غلطیاں ہوتی ہیں وہاں صفوں کی تکمیل اور درستگی میں بھی غلطی، سستی اور کوتاہی اکثر دیکھنے میں آتی ہے۔

جسکی اصلاح اور تکمیل کیلئے اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین اور طریقہ کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ اور یقیناً رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے ذریعہ ہی سے ہماری اور ہماری نماز اور دیگر معاملات کی اصلاح ہوسکتی ہے۔

صفوں کے تکمیل اور درستگی میں کوتاہی کا مشاہدہ کرنا ہو تو بیشتر مساجد میں کیا جاسکتا ہے۔

صفیں اگرچہ بنتی ہیں لیکن نہ سیدھی ہوتی ہیں اور نہ ہی مکمل. بہت ہی کم مصلّی (نماز ادا کرنے والے) ایسے ہوتے ہیں جو اس بات کی طرف دھیان دیتے ہیں۔ ورنہ اکثر یہی سمجھتے ہیں کہ جو بعد میں آئے گا وہ یہ کام کرلے گا۔ ایسا سوچنا یا کرنا بہت ہی افسوس ناک ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے۔

((إِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)) (أبو داؤد 622)

بے شک صفوں کی درستگی نماز کا (صلاۃ کا) حصہ ہے۔جس کا دھیان رکھنا اور درست کرنا بہت ضروری ہے۔

نماز کی طرف ماشاء اللہ دھیان ہے.صبح وشام مساجد میں آنا جانا ہے۔لیکن کاش کہ صفوں کو پورا کرنے ،ان کو سیدھا کرنے اور نمازیوں کے درمیانی شگافوں کو پُر کرنے کا بھی اہتمام کرلیا جائے تو سونے پر سہاگہ ہوجائے۔

......فرشی صفوں ، دریوں ، جائے نماز ،قالین اور سجادے وغیرہ ((جس سے عموماً صف سیدھی رکھی جاسکتی ہے اور صف کی درستگی میں آسانی ہوسکتی ہے)) انکے ہونے کے باوجود بھی صفیں ٹیڑھی ہوتی ہیں۔

نیچے لگے ہوئے نشانات کا لحاظ بھی رکھ لیا جائے تو ایک نمازی دوسرے نمازی سے اتنا دور کھڑا ہوتا ہے کہ ہر چار، پانچ نمازیوں کے بعد اگر ایک آدمی ان میں گھسنا چاہے تو وہ آسانی سے جگہ لے سکتا ہے۔

جبکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ

"أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ " (مسلم 967)

کہ تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جسطرح فرشتے اللہ کے سامنے بناتے ہیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! فرشتے اللہ کے سامنے کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ارشاد فرمایا

((يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ))

(مسلم967)(أبو داؤد حديث615)

کہ اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کیساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں.

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جس طرح صفیں بنائیں اسکی کیفیت

صحابئ رسول ﷺ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ (صحيح سنن أبي داؤد 616)

میں نے دیکھا کہ ہر ایک اپنے کندھے ساتھی کے کندھے کے ساتھ، اپنے گھٹنے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ اور اپنے ٹخنے اسکے ٹخنہ کے ساتھ ملا لیتا۔

لیکن آج ہم اپنی صفوں کو دیکھیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کی کیفیت نظر ہی نہیں آتی۔

انکی صفیں سیدھی ہوتی تھیں ،ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کھڑے ہوتے تھے ،نہ پاؤں سے کسی کو تکلیف تھی نہ کندھوں سے،اگلی صفوں میں ملنے کیلئے بڑے شوق اور بڑی لگن سے جلد ہی مسجد میں حاضر ہوجایا کرتے تھے،

جتنے قریب اور جتنے مل کر کھڑے ہوتے تھے اتنی ہی ان میں محبت تھی ،اخوت تھی اور جاںنثاری تھی۔

((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللّٰهُ))(أبو داؤد620)

اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان انہوں نے اپنے ذہنوں میں پختہ کر رکھا تھا کہ

جس نے صف کو ملایا اللہ جل جلالہ اسے اپنے سے ملا دے گا اور جس نے صف کو توڑا اللہ رب العزت اس سے اپنا تعلق توڑ لے گا۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

کیا وقت تھا! کیسا ماحول تھا! محبوب کائنات، منبع رُشد وہدایت، سید العرب والعجم، خاتم المرسلین، قائد الغرُّ المحجّلین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم (فداہ نفسی وامي وأبي) کی زبان مقدس سے نکلے ہوئے ارشاد پر......

کس قدر پابندی تھی!۔۔۔۔۔کیا احساس تھا!!۔۔۔۔۔کیا اہتمام تھا!!!

جذبۂ اطاعت ہو تو ایسا ہو۔ آنے والی نسلوں کو بھی اس اجر وثواب سے محروم رکھنا مناسب نہ سمجھا اور اطاعت کا سبق سکھا دیا۔

یہ مختصر کتاب اللہ کے فضل وکرم سے جس کی ابتداء آپ کر رہے ہیں اس میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے صف کی ابتداء کہاں سے کی جائے، صف کیسے بنائی جائے، اس کو سیدھا کیسے کیا جائے اسکے بنانے کی اور سیدھا کرنے کی اہمیت کیا ہے اور ثواب کیا ہے۔ عورتیں کیسے جماعت کرائیں، صف کیسے بنائیں اور انکی امامت کیسے ہے

اور جو صفوں کے بنانے اور سیدھا کرنے کو اہمیت نہیں دیتا اسکے بارے میں کیا وعید ہے۔ احادیث رسول ﷺ اور حوالۂ حدیث پیش کرنے کے ساتھ ساتھ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معمول اور طریقہ بھی واضح کر دیا گیا ہے۔

اور آخر میں میں اپنے ان دوست احباب کا شکریہ ادا کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں جنہوں نے اس اہم موضوع پر کچھ لکھنے کیلئے توجہ دلائی۔ اور مسودہ کی تصحیح و ترتیب میں کافی حد تک میری اعانت کی۔ اللہ کریم انہیں اجر عظیم سے نوازے اور انکی ہر نیک خواہش کو پورا فرمائے۔

اور ہر خاص و عام کیلئے اس کتاب کو مفید بناتے ہوئے میرے اور میرے والدین کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

اور ساتھ ہی بارگاہ الٰہی میں التجا ہے۔ اللہ کرے کہ ہماری صفیں بھی رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انکے متبعینؒ کی صفوں کا نمونہ بن جائیں اور انکی طرح ہم بھی باہم مل کر، جڑ کر، سیدھی اچھی اور مکمل صف بنائیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی ایک دوسرے کیلئے اخوت، محبت، اور شفقت پیدا ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔

دعاؤں کا طالب:

فضل الرحمٰن عنایت اللہ

اللہ اکبر

☆صفیں سیدھی کرنے کا حکم☆

1 ﴿صف درست کرنا نماز کا حصہ ہے﴾

خادمِ رسول ﷺ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَإِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ": عند مسلم:: "مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ" (1)

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفوں کو درست کرو! صفوں کا درست کرنا صلاۃ کا، نماز کا حصہ ہے۔

(مسلم شریف کے الفاظ ہیں) کہ صفوں کو سیدھی کرنا نماز کو مکمل کرنا ہے۔

ان الفاظ حدیث سے معلوم ہوا کہ صفوں کا درست کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا نماز کا قائم کرنا۔

2 ﴿رسول اللہ ﷺ خود صفیں درست کراتے﴾

صحابئ رسول ﷺ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "یَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِیَةٍ إِلَیٰ نَاحِیَةٍ یَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاکِبَنَا وَیَقُوْلُ لَاتَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ"

(صحیح سنن أبي داؤد 618) کہ اللہ کے رسول ﷺ صفوں میں ایک

(1) بخاری مع الفتح کتاب الأذان 723, باب تسویة الصفوف 974

کونے سے لیکر دوسرے کونے تک ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھوتے جاتے اور فرماتے جاتے۔ (اپنے جسموں اور کندھوں کو سیدھا رکھو) مختلف حالتوں میں کھڑے نہ ہو! ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

3 ﴿فرشتوں جیسی صفیں تم کیوں نہیں بناتے؟﴾

صحابئ رسول ﷺ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں::

خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ "أَلَاتَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِکَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟" فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِکَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ "یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلَ وَیَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ" (2)

کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جسطرح فرشتے اللہ کے سامنے بناتے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا

کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا "اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور ملکر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں"۔

ہماری صفوں کے سیدھا رکھنے کی بھی یہی حکمت ہے کہ فرشتوں کی عبادت کے ساتھ بندوں کی عبادت کی موافقت ہو جائے۔ اور جسطرح فرشتوں کی صفیں

(2) (المنهاج شرح مسلم باب الأمر بالسكون في الصلاة 967، صحيح سنن أبي داؤد، باب تسوية الصفوف 615)

اللہ رب العزت کو محبوب ہیں اسی طرح بندوں کی صفیں بھی محبوب ہو جائیں۔

4 ﴿صف کتنی سیدھی ہونی چاہیے﴾

جلیل القدر صحابئ رسول ﷺ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَأٰى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ فَرَأٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ

"عِبَادَاللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ"(3)

کہ اللہ کے رسول ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا کرتے جیسا کے تیروں کو انہی صفوں سے سیدھا کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ جان گئے کہ ہم نے آپ ﷺ کے حکم کو سمجھ لیا ہے۔

پھر ایک دن آپ ﷺ نماز کیلئے تشریف فرما ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہنے ہی والے تھے کہ ایک صحابیؓ پر نظر پڑی جن کا سینہ صف سے آگے بڑھا ہوا تھا تو فوراً زبان مقدس سے الفاظ نکلے "اللہ کے بندو! تمہیں صفیں سیدھی کرنا ہوں گی! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

جس طرح تم صفوں کی حالت کو بگاڑ دیتے ہو اسی طرح اللہ تمہارے چہروں کی

(3)(بخاری مع الفتح کتا ب الأذان 717 ،مسلم باب تسوية الصفوف وأقامتها 978 ،صحيح سنن أبي داؤد 617)

حالت بگاڑ دے گا،

حدیث مبارک کے الفاظ "كَأَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ"

تیروں کو صفوں سے سیدھا کرنے

سے مراد یہ ہے کہ صفوں کو ایسا سیدھا کرواتے کہ تیر کیا سیدھے ہوتے ہیں! صفیں ان سے بھی زیادہ سیدھی ہوتیں۔

اور اسی حدیث مبارکہ کے الفاظ

"لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ"

میں لام قسم ہے اور نون تاکید ہے جو کہ قسم کے ساتھ زور اور شدت پیدا کرنے کیلئے لایا جاتا ہے۔ کہ تمہیں صفیں سیدھی کرنا ہی ہوں گی اسکے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

اور اس فرمان نبوی ﷺ کے دو جزء ہیں پہلے جزء میں صفوں کو سیدھا کرنے کا حکم ہے۔ اور دوسرے جزء میں صفیں سیدھی نہ کرنے کی وعید ہے۔

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ

تمہیں صفیں سیدھی کرنا ہوں گی!

أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ

ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

☆......اے اللہ ہمیں شیطان کی شر سے محفوظ فرما۔ آمین......☆

...... صفیں کیسے بنانی چاہئیں ......

5 امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں؟

صحابیٔ رسول ﷺ ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ "إسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُوْا الأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُم ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ": قَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اِخْتِلَافًا (4)...... کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز کے وقت اپنا دست مبارک ہمارے کندھوں پر رکھتے اور فرماتے

"صفیں درست کرلو! علیحدہ علیحدہ نہ کھڑے ہو! (باہم مل کر کھڑے ہو جاؤ)......ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

اور نماز میں میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو بالغ، سمجھدار اور عقلمند ہوں پھر جوان سے کم درجہ کے پھر ان سے جو درجہ میں کم ہوں اسی طرح درجہ بدرجہ ملتے رہیں۔

صحابیٔ رسول ﷺ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "آجکل صف بنانے کا طریقہ انتہائی مختلف نظر آرہا ہے" اور آجکل تم صفوں کو ملانے کا

---

(4)المنهاج شرح مسلم باب تسوية الصفوف وإقامتها 971، صحيح الترغيب نمبر 508)

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ

اتنا اہتمام نہیں کرتے جتنا اس کا حق ہے۔

☆ معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے قرآن زیادہ جاننے والوں اور دینی مسائل کی سمجھ رکھنے والوں کو کھڑا ہونا چاہئے کیونکہ بعض اوقات امام کی غلطی یا قراءت میں بھول جانے کی اصلاح کی ضرورت ہو تو وہ کمی کو پورا کرسکیں۔ یا کسی عذر کی بناء پر اسے امامت کراتے ہوئے ہٹنا پڑ جائے تو مقتدی اس کی جگہ کھڑا ہو کر جماعت کی حفاظت کرسکے۔

☆ ☆ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم اس لئے بھی مناسب سمجھتے تھے کہ انکے نزدیک سمجھدار لوگ کھڑے ہوں تا کہ رکوع و سجود، قومہ و جلوس، اٹھنے بیٹھنے کو دیکھ کر نماز درست کرلیں، اس کی ادائیگی کا طریقہ سیکھ لیں اور دوسروں تک پہنچا سکیں۔

6 کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانا

خادمِ رسول ﷺ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں::

"أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ" (بخاری مع الفتح 725)

"اپنی صفیں درست کرو! میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں"

(سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر) ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے

کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا لیتا۔

(نماز کے درمیان پیچھے سے دیکھنے کا عمل یہ اللہ کے رسول ﷺ کا معجزہ تھا)

7 ﴿ٹخنے سے ٹخنہ ملانا﴾

صحابیٔ رسول ﷺ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ" ثَلَاثًا "وَاللّٰهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ". قَالَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ"(5) کہ اللہ کے رسول ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا کہ صفیں درست کرو! "اللہ کی قسم تمہیں اپنی صفوں کو سیدھا کرنا پڑے گا وگرنہ اللہ تعالی تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا"

راوی حدیث صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آدمی اپنے کندھے ساتھی کے کندھے سے، اپنے گھٹنے ساتھی کے گھٹنے سے اور اپنے ٹخنے ساتھی کے ٹخنے سے ملا لیتا۔

8 ﴿اخوت اور محبت کا سبق﴾

حدیث مبارک کے ان الفاظ ((لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ)) سے ظاہر

(5)صحیح سنن أبي داؤد باب تسوية الصفوف 616 موارد الظمآن نمبر 396، صحیح الترغیب 509)

ہوا کہ جو صفیں درست نہیں کرتے ان کا جماعت میں شامل ہونے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اور وہ مقصد بذات خود اللہ کے رسول ﷺ نے سکھایا...... طریقہ اپنے عمل اور حکم مبارک سے بتایا اور یہ طریقہ اخوت و شفقت کا طریقہ تھا، اُنس اور محبت کا طریقہ تھا، رحم دلی اور ایثار کا طریقہ تھا۔ لیکن جو صفوں کو درست نہ کرتے ان سے ناراضگی کا اظہار فرماتے.

9 ﴿نماز میں کندھے نرم رکھنا﴾

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ"

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہیں جو نماز میں کندھوں کو نرم رکھتے ہیں۔ (صحيح سنن أبي داؤد 624)(6)

10 ﴿کندھے ملانے کیلئے پاؤں کا پھیلاؤ﴾

ہر نمازی کو یہ خیال رکھنا چاہئے

کہ پاؤں اپنے جسم سے زیادہ پھیلا کر کھڑا نہ ہو کہ جس سے دوسرے کے کندھے دور رہ جائیں، کندھے ملانے کی کوشش ہوگی تو پاؤں اعتدال میں رہیں گے۔ نہ زیادہ پھیلیں گے اور نہ زیادہ سکڑیں گے۔ جتنے چوڑے کندھے

(6)صحیح ابن خزیمہ ج 3 باب فضل تليين المناكب في القيام في الصفوف 1566، موارد الظمآن 397، سنن الكبرى للبيهقي كتاب الصلاة باب إقامة الصفوف وتسويتها ج 3ص 101)

ہیں اتنے پاؤں پھیلیں گے تو پھر شروع سے ہی صف میں نہ خالی جگہ رہے گی اور نہ ہی شیطان کو صف میں آنے کا موقع ملے گا۔

11 ﴿صف بنانے کیلئے خلا بند کرنا﴾

جلیل القدر صحابی رسول ﷺ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ''أَقِيْمُوْا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوْا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللّٰهُ''(7)

کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا صفیں سیدھی رکھو، کندھے برابر کرو! (دو آدمیوں کے درمیان جو خالی جگہ ہوتی ہے ان) شگافوں کو بند کرو!، اور اپنے بھائیوں کیلئے نرم ہو جاؤ! شیطان کے لئے جگہ خالی نہ چھوڑو!

جس نے صف کو ملایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ملائے گا اور جس نے صف کو توڑا اللہ جل جلالہ اسے اپنے سے دور کر دے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

حَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ: کندھے برابر کرو، آگے پیچھے ٹیڑھے میڑھے نہ رکھو،

سُدُّوْا الْخَلَلَ: جو نمازیوں کے درمیان کندھے اور پاؤں نہ ملانے سے جگہ خالی رہ جاتی ہے اس کو بند کرو!

---

(7)(صحيح سنن أبي داؤد 620 صحيح الترغيب 492)

لِيْنُوْا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُم: اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ! کندھے ملانے میں اتنی سختی نہ کرو کہ دوسرے کے کندھے اور بازو حرکت نہ کر سکیں. اگر کوئی صف ملانے کیلئے کھینچتا ہے تو نرمی کے ساتھ دائیں بائیں اسکے ساتھ مل جاؤ اور خالی جگہ کو پُر کرلو!

امام ابوداود رحمہ اللہ ''لِيْنُوْا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُم'' کا معنی بیان فرماتے ہیں

إِذَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الصَّفِّ فَذَهَبَ يَدْخُلُ فِيْهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُلَيِّنَ لَهُ كُلُّ رَجُلٍ مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ (عون المعبود ج 2ص 259)

جب کوئی آدمی آئے اور صف میں داخل ہونا چاہے تو ہر ایک آدمی کو چاہئے کہ اس کیلئے اپنے کندھے نرم کر دے یہاں تک کہ وہ صف میں داخل ہو جائے۔

لَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ:

دو آدمیوں کے درمیان وہ جگہ جو کندھے اور پاؤں نہ ملانے کی وجہ سے خالی رہتی ہے۔ وہ شیطان کیلئے نہ چھوڑو۔

☆☆☆ اگر کوئی آدمی صف سے نکل کر چلا جائے یا ویسے ہی کوئی نمازی دور کھڑا ہوتا ہے تو اس خالی جگہ کو بھی پر کرنا دوسرے مقتدیوں پر لازم ہے۔

12 ﴿خالی جگہ پُر کرنے کا طریقہ﴾

ایک نمازی دوسرے نمازی سے جا ملے جو امام کی جانب ہے

مثلاً اگر آپ امام کے دائیں جانب صف میں ہیں تو خلا کو پر کرنے کیلئے آپ

اپنے بائیں جانب والے سے مل جائیں۔

اور اگر آپ صف میں امام کے بائیں جانب ہیں تو خلا کو پر کرنے کیلئے آپ اپنے دائیں جانب والے نمازی کے ساتھ مل جائیں۔

بعض نمازیوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ دائیں جانب ہونا ہی مناسب سمجھتے ہیں کہ دائیں جانب میں ہی ثواب ہے۔ جبکہ یہ خیال کرنا اور ایسا طریقہ اپنانا درست نہیں اسکا بہتر طریقہ یہی ہے

کہ امام کی جانب قدم بڑھایا جائے اور ساتھی کی جانب مل کر خلا کو پر کر دیا جائے صف بھی درست ہوگی اور خلا بھی پُر ہو جائے گا اور اس طریقے سے دوسرے شخص کو صف میں گھس کر زیادہ ثواب حاصل کرنے کا موقع بھی مل جائے گا۔ اور آپ کو بھی مزید جگہ دینے کی خاطر اجر اور ثواب ملے گا۔

13 ﴿صف میں شیطان کیلئے جگہ چھوڑنا﴾

سیدنا ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ"(8)

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مل کر صفوں میں کھڑے ہو جایا کرو!

(8)(صحيح سنن أبي داود 621، الترغيب 491)

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم

اور ایک صف کو دوسری صف کے نزدیک بناؤ! اور گردنوں کو بھی برابر رکھو! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں دیکھتا ہوں کہ شیطان بکری کے بچے کی طرح صفوں کی خالی جگہ میں داخل ہوتا ہے۔

"يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ":

شیطان بکری کے بچے کی طرح دو نمازیوں کے درمیان کا شگاف جو پاؤں اور کندھے نہ ملانے سے رہ جاتا ہے اس میں گھس کر اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔ اور شیطان کا مسلمانوں کی صفوں میں خصوصاً نماز کی حالت میں داخل ہونا تباہی و بربادی سے خالی نہیں۔

☆☆☆ بعض نمازی تکبیر تحریمہ کے وقت ہی ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر زیادہ ہی مل کر کھڑے ہوئے تو شاید ساتھ والا بول نہ اٹھے کہ بھائی تھوڑا سا تو کھلا ہو جاؤ۔

جبکہ ایسا نہیں سوچنا چاہیے۔ نمازی تو اللہ کے سامنے عاجزی و انکساری کیلئے جمع ہوئے ہیں انہیں تو اتفاق، یگانگت اور اخوت کا مظاہرہ کر کے اپنے اکٹھا ہونے کا ثبوت دینا ہے اور پھر مل کر کھڑا ہونا ہی تو مقصود ہے۔ شیطان تو کسی وقت بھی وسوسہ ڈال کر انسان کو اللہ کی نافرمانی میں دھکیل سکتا ہے۔

14 ﴿شیطان کا وسوسے ڈالنا﴾

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو

”إِذَا نُودِيَ بِالصَّلاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لايَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قَضَى النِّدَاء أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قَضَى التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ وَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا،اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَذْكُرْمِنْ قَبل، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِى كَمْ صَلَّى. (9)

کہ جب اذان شروع ہوتی ہے۔تو شیطان گوز مارتا ہوا (میلوں) دور بھاگ جاتا ہے۔تاکہ اذان نہ سنے۔ختم ہونے پر پھر واپس آجاتا ہے۔پھر جب اقامت، تکبیر شروع ہوتی ہے تو وہ بھاگ جاتا ہے۔اور جب اقامت ختم ہوجاتی ہے۔تو وہ واپس آجاتا ہے پھر وہ نمازی کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔شیطان طرح طرح کی سوچوں میں مبتلا کرتا رہتا ہے۔انسان بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں اور کتنی نہیں۔کتنا ذکر کیا ہے اور کتنا باقی ہے۔اسی وجہ سے نماز میں کمی بیشی واقع ہوجاتی ہے اور پھر سجدہ سہو کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔

15 ﴿ایک غلط فہمی کا ازالہ﴾

بعض احباب اپنے ساتھی کے پاؤں سے پاؤں اور ٹخنہ سے ٹخنہ ملانے کی

---

(9) صحيح سنن أبي داؤد باب رفع الصوت بالأذان 485،المنهاج شرح مسلم باب فضل الأذان و هروب الشيطان عند سماعه854)

بجائے اپنے ہی پاؤں کے ٹخنہ کو ملانے کی کوشش کرتے ہیں اور حیلہ یہ بناتے ہیں کہ شیطان بکری کے بچے کی طرح اگر پاؤں کے باہر کی جانب آسکتا ہے تو یہاں اندر بھی آسکتا ہے۔یہ واقعتاً............ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

☆☆☆

ہمارے پیارے رسولِ ہدیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے جو حکم فرمایا۔وہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ پاؤں ساتھی کے پاؤں کے ساتھ اور کندھے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملانے کے بارے میں ہے۔نہ کہ اپنے ہی کندھے اور پاؤں ملانے کے بارے میں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تو اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے یہی مطلب سمجھا اور اسی پر عمل کیا۔خیال کریں تو سہی ! کہ کیا کوئی نمازی اپنے دونوں کندھے آپس میں ملاسکتا ہے؟؟؟...... ہرگز نہیں۔

جیسے دوسرے کے کندھے سے کندھا ملے گا اسی طرح دوسرے کے پاؤں سے پاؤں ملے گا۔یہی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا فعل تھا۔اور یہی مقصود ہے۔

☆☆ دوسرا جواب اس کا یہ دیا گیا ہے۔کہ جس شیطان نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے آدم علیہ السلام کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا تھا تو بھلا ......متکبر اور مغرور...... وہ کیا انسان کی ٹانگوں کے نیچے سے گزرنا گوارہ کرے گا؟ ؟ ؟

☆☆☆ تیسری بات یہ ہے۔شیطان کیا صف کے آگے سے نہیں آسکتا، پیچھے سے نہیں آسکتا؟ شیطان کہاں نہیں پہنچ سکتا؟

☆☆☆☆چوتھی بات یہ ہے ۔کہ شیطان کا پاؤں کے باہر سے داخل ہونے کے بارے میں فیصلہ کسی عام آدمی کا نہیں۔

یہ فیصلہ تو اللہ کے رسول ﷺ کا ہے جن کا ہر حکم اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ۔اور کوئی فیصلہ بھی حکمت سے خالی نہیں ۔تاویلات بیان کرنے یا غلط تاثرات دینے کی بجائے سرِ تسلیم خم کرنا ہی بہتر ہے۔

ع ادھر حکم پیمبر ہو ادھر گردن جھکائی ہو

16 ﴿دوران صلاۃ پھونکیں مارنا﴾

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

أنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ”يَأتِيْ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فِيْ الصَّلَاةِ فَيَنْفَخُ فِيْ مَقْعَدَتِهٖ فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ أَحْدَثَ ،وَلَمْ يُحْدِثْ فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتاً أَوْ يَجِدَ رِيْحًا“(10) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نمازی (مصلّی) کے پاس شیطان آتا ہے اور اسکی سرین میں آکر پھونکتا ہے۔اور جھوٹا ہی وسوسہ ڈالتا ہے کہ ”تو بے وضوء ہو گیا ہے“، تیرا وضوء ٹوٹ گیا ہے۔حالانکہ وہ باضوء ہوتا ہے۔تو ایسی صورت میں پیارے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ نمازی اپنی نماز سے نہ نکلے جب تک کہ بدبو نہ محسوس کر لے یا ہوا نکلنے کی آواز کا یقین نہ ہو جائے۔

(10)(أخرجه البزار بحواله بلوغ المرام من أدلة الأحكام نمبر 84)

17 ﴿دوران صلاۃ شیطان کا منہ میں داخل ہونا﴾

ایک اور حدیث سیدنا ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ”إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ ،فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ“:(11)

فرمایا پیارے رسول ﷺ نے جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو حسب استطاعت اسے روکے۔کیونکہ شیطان (منہ میں) داخل ہوتا ہے.

☆☆☆ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ساتھی کے ٹخنوں اور ساتھی کے پاؤں کے بارے میں ہے۔اور جو سخت وعید رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے وہ اِسی خلا کے پُر نہ کرنے کی پاداش میں ہے۔

18 ﴿صفیں سیدھی ہوتیں تو نماز شروع ہوتی﴾

صحابیٔ رسول ﷺ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّىْ صُفُوْفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ(12)

کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز کھڑی کرنے سے پہلے ہماری صفیں سیدھی کروایا

(11)المنهاج شرح مسلم باب تشميت العاطس و كراهية التثاء ب 7418،صحيح الجامع الصغير نمبر 427،صحيح سنن أبي داؤد 4205)

(12)صحيح سنن أبي داؤد 619)(نيل الأوطار 665)

کرتے . جب ہم سیدھے ہو جاتے تو پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرتے .

19 ﴿سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عمل﴾

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔

أَنَّهُ كَانَ يُوَكِّلُ رِجَالًا بِإِقَامَةِ الصُّفُوْفِ فَلَا يُكَبِّرُ حَتّٰى يُخْبَرَ أَنَّ الصُّفُوْفَ قَدِ اسْتَوَتْ :(13)

کہ وہ صفیں درست کرانے کیلئے آدمیوں کی ڈیوٹی لگایا کرتے اور اس وقت تک نماز شروع نہ کیا کرتے جب تک انہیں یہ خبر نہ کردی جاتی کہ واقعی صفیں درست ہوگئی ہیں ۔ ایک دفعہ تو ایسا ہوا کہ انہوں نے

ضَرَبَ قَدَمَ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ لِإِقَامَةِ الصَّفِّ(14)

ایک جلیل القدر مشہور تابعی ابو عثمان النھدی کے قدم پر نماز میں صف سیدھی کرنے کی غرض سے مار بھی دیا تھا۔

20 ﴿سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا پاؤں پر مارنے کا عمل﴾

مشہور جلیل القدر تابعی جناب سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں :

كَانَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ أَقْدَامَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيُسَوِّي مَنَاكِبَنَا .... (حوالہ سابقہ، حاشیہ نمبر 14) کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نماز

(13) موطأ إمام مالك، تحفة الأحوذي ج2 باب ماجاء في إقامة الصفوف

(14) فتح الباري كتاب الأذان باب اثم من لم يتم الصفوف ص 210)

میں صفوں کو سیدھا کرنے کی غرض سے ہمارے قدموں پر مارا کرتے اور کندھے درست کراتے ۔

21 ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عملی زندگی﴾

رسول اللہ ﷺ کے حکم صادر فرمانے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پاؤں، کندھوں اور ٹخنوں کو فوراً ملا لیا اور ہمیشہ ملاتے رہے۔ اور ہمیشہ صفوں کو صحیح کرنے میں بہت ہی جدوجہد کرتے، وہ مناسب نہ سمجھتے تھے کہ صف میں کوئی جگہ خالی رہے، ساتھی کے کندھے سے کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملانے کو صف کی درستگی کیلئے لازمی سمجھتے تھے۔

22 ﴿دو آدمی صف کیسے بنائیں﴾

جب دو آدمی ہوں تو امام کو چاہیے کہ وہ بائیں طرف کھڑا ہو اور مقتدی اسکے دائیں جانب. آگے پیچھے نہیں بلکہ بالکل امام کے ساتھ برابر میں کھڑا ہو.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ فَعَدَلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ. (15) کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ (ام المؤمنین

(15) بخاری مع الفتح الباری، باب إذا لم ينو الإمام أن يؤم ثم جاء القوم فأمهم 699، تحفة الأحوذی، باب ماجاء في الرجل يصلي ومعه ....>

سیدہ) میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری۔ جب نبی ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو میں آپ (ﷺ) کے بائیں جانب جا کھڑا ہوا۔

تو آپ ﷺ نے اپنے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے پیچھے سے ہی لا کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

23 ﴿صف کی اصلاح کیلئے نماز میں حرکت کرنا﴾

مذکورہ حدیث کے الفاظ مبارک

"فَعَدَلَنِي كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ":

سے ظاہر ہوا کہ صف کی تکمیل اور اصلاح کیلئے اگر انسان آگے پیچھے بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ نماز باطل نہیں ہوتی جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نماز میں آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہونے سے دائیں پاؤں کا انگوٹھا اگر حرکت کر گیا تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ

☆☆ جس کام میں اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہو اس میں اعتراض کرنا یا اس کو موجب بطلان عمل سمجھنا یہ شانِ رسول ﷺ میں گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اور اس پر عمل نہ کرنا خیر سے سراسر محرومی ہے۔

<..........رجل 232، المنهاج شرح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء فى صلاة الليل 1797)

☆☆☆ اور یہ بھی یاد رہے کہ جو قدم صف ملانے اور صف سیدھا کرنے کی خاطر دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہونے کیلئے اٹھتا ہے اللہ رب العزت کے نزدیک اس قدم سے بڑھ کر اور کوئی قدم نہیں (مزید دیکھیں مسئلہ نمبر 51)

☆☆☆☆ حدیث کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے سے جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور پیچھے سے ہی اپنے دائیں جانب برابر میں لا کھڑا کیا۔

اللہ کے رسول ﷺ کا شائد سمجھانے کا یہ مقصد ہوگا کہ بحالت نماز امام کے آگے سے نہیں گزرنا چاہئے۔

24 ﴿دوران صلاۃ دوسرے کو حرکت دینا﴾

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

أتيتُ النبيَّ ﷺ مِن آخِرِ اللَّيلِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَرَّنِي حَتّٰى جَعَلَنِي حِذَاءَهُ.(16)

کہ میں نے رات کے آخری پہر نبی ﷺ کے پیچھے آ کر نماز شروع کر دی تو نبی علیہ السلام نے مجھے میرے ہاتھ سے کھینچا اور اپنے برابر کھڑا کر لیا۔

(25) اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام کے آگے کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔

---

(16) الأحاديث الصحيحه 606، نيل الأوطار 1128، الفتح 2/190

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے جب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے دائیں جانب لا کھڑا کیا تو پھر صف بن گئی اور جماعت شروع ہو گئی جبکہ ابتدائے نماز میں اللہ کے رسول ﷺ کی نیت مبارکہ جماعت کی نہ تھی۔

(26) تو اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ دوران نماز انفرادی نماز کی نیت کو جماعت کرانے کے ارادہ سے تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مزید دیکھیں مسئلہ نمبر 36

(27)......فتوی:۔ سماحۃ الشیخ علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز ؒ بیان کرتے ہیں کہ اکیلا آدمی امام کے بالکل برابر میں کھڑا ہو۔ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر کھڑے ہونے کا مجھے کوئی ثبوت نہیں ملا۔ امام کے برابر ہی کھڑا ہونا چاہیے۔ (17)

(1) حضرت عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ((امیر المؤمنین سیدنا)) عمر بن الخطاب ؓ نماز ادا کر رہے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ ملکر نماز پڑھنے کیلئے انکے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ تو انہوں نے مجھے اپنے قریب دائیں جانب اور برابر میں کھڑا کرلیا (18)

---

(17) تحفۃ الاخوان صفحہ 115 مسئلہ نمبر 57، مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ ج 12 (الصلاۃ 3) صفحہ 199)

(18) الفتح الباری 2/191) الموطأ امام مالک 1/154)

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم

(2) امام عبد الرزاق ؒ امام ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے (جلیل القدر تابعی) امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ کہاں کھڑا ہو؟

فرمایا کہ ''اس کے دائیں جانب''۔

میں نے پوچھا ''کیا اسکے برابر مل کر صف بنائے؟ آگے پیچھے نہ ہو؟

فرمایا ''ہاں''

میں نے پوچھا ''آپ کے فرمانے کا مطلب یہ تو نہیں کہ اسکے ساتھ ایسے مل کر کھڑا ہوا جائے کہ دونوں کے درمیان خلا نہ رہے؟ فرمایا ''ہاں''

یہ احادیث اور آثار اس بات کی دلیل ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، ائمہ دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کتنی حرص کرتے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ہی طریقہ اپنایا جائے جبکہ ہر مؤمن اور مسلمان کا یہی حق ہے کہ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِن رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴿النساء 64﴾

ترجمہ: ہم نے ہر رسول کو صرف اسی لئے بھیجا کہ اللہ تعالی کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے۔

28 ﴿ابتداءِ جماعت سے دو نمازیوں کی صف﴾

صحابی رسول ﷺ ابو سعید ؓ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَقَالَ

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلَى ذَا فَيُصَلِّيْ مَعَهُ" فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى مَعَهُ (19)

وروى أبن أبي شيبة: أنَّ أبَابَكرٍ الصِّدِّيْقَ هُوَ الَّذِيْ صَلّٰى مَعَهُ

کہ ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) مسجد میں اس وقت داخل ہوئے جب اللہ کے رسول ﷺ جماعت کروا چکے تھے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کون ہے جو انکے ساتھ نماز پڑھنے کا صدقہ کرے'' پھر لوگوں میں سے ایک صحابیؓ اٹھے اور انہوں نے انکے ساتھ (با جماعت) نماز ادا کی۔

ابن ابی شیبہؒ کی روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ جنہوں نے اس صحابیؓ کے ساتھ نماز ادا کی تھی وہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(1) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو آدمی مل کر جماعت کرا سکتے ہیں.

(2) رسول اللہ ﷺ کا آنے والے کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنے کا حکم اسلئے تھا کہ بعد میں آنے والا آدمی بھی مسجد میں آ کر با جماعت نماز ادا کرنے کے درجات اور ثواب حاصل کرنے سے محروم نہ رہے۔

(29) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مسجد میں ایک بار جس نماز کی جماعت ہو چکی ہو اسی مسجد میں اسی نماز کی دوسری دفعہ جماعت ہو سکتی ہے۔

(19) صحيح سنن أبي داؤد باب الجمع في المسجد مرتين 537 ،الترمذی باب ماجاء فی الجماعة فی مسجد قد صلی فیه مرة 220، فقه السنه 219)

اور یہ جماعت رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ہوئی، آپ ﷺ کے سامنے جو اس وقت امام تھے، انکی موجودگی میں اور ان کے حکم سے ادا کی گئی (ﷺ) (20)

30 ﴿صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا﴾

صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھنی چاہیئے. اگلی صف میں کہیں جگہ بنا کر گھس جانا چاہیئے۔

صحابیٔ رسول ﷺ وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَأمَرَهٗ أنْ يُعِيْدَ (21) .... اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

31 ﴿اگلی صف میں جگہ نہ ہونا﴾

مفتیٔ اعظم سعودی عرب علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ نے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ جب اگلی صف میں کھڑے ہونے کی جگہ نہ ہو تو وہ کسی کے آنے کا انتظار کر لے اگرچہ رکعت نکل ہی کیوں نہیں جاتی. اگلی صف سے آدمی کو کھینچنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(20) المستدرك مع التلخيص جلد 1 صفحه 209)

(21) صحيح سنن أبي داؤد 633 ،موارد الظمآن نمبر405 ترمذی باب ماجاء فی الصلاۃ خلف الصف وحده 230)

یا پھر کوشش کر کے امام کے دائیں جانب جا کر کھڑا ہو جائے ....(22)

(32) شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگلی صف میں سے نمازی کو کھینچنا اگرچہ جائز نہیں لیکن اضطراری صورت جسکے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھ لینا جائز ہے (القول المبين ص 260)

33 ﴿میاں بیوی کا جماعت کرانا﴾

رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابی ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:: "مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيْقَظَ أَهْلَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ" (23)

کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو جاگا اور اس نے اپنی بیوی کو بھی جگایا اور پھر دونوں نے نماز پڑھی تو ان دونوں کا نام

الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَات

کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

ایسی صورت میں خاوند امام بنے گا اور بیوی پیچھے صف بنائے گی۔ عورت کا مرد کے برابر صف میں کھڑا ہونا درست نہیں۔

(22)(مجموع فتاوٰی و مقالات متنوعہ ج 12 ص 222,223)

(23)صحيح سنن أبي داؤد 1161، فقه السنه 219)

يٰايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالكم

34 ﴿بیوی کے ساتھ خاوند کی صف﴾

سماحۃ الشیخ علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز ؒ (مفتی اعظم سعودی عرب) سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے زیادہ پڑھی ہوئی ہو اور قرآن بھی زیادہ جانتی ہو۔ تو کیا وہ خاوند کی امامت کر سکتی ہے؟

تو جواب میں فرمایا ::لَايَجُوْزُ أَنْ تَؤُمَّ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ وَلَا تَصِحُّ صَلَاتُهُ خَلْفَهَا لِأَدِلَّةٍ كَثِيْرَةٍ . (24)

بہت سے دلائل اور وجوہات کی بناء پر عورت کے لئے جائز نہیں کہ مرد کی امامت کرے اور نہ ہی اس مرد کی اپنی بیوی کے پیچھے نماز ہوگی۔

35 ﴿تین آدمی صف کیسے بنائیں﴾

صحابیٔ رسول ﷺ سیدنا سمرہ بن جندب ؓ بیان کرتے ہیں:

أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا (25) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم تین ہوں تو جماعت کیلئے کوئی ایک آگے بڑھ کر امامت کرا لے۔

36 ﴿دو کے ساتھ تیسرا ملنے والا آدمی کیا کرے؟﴾

صحابیٔ رسول ﷺ سیدنا جابر ؓ بیان کرتے ہیں: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(24)مجموع فتاوی و مقالات متنوعه ج 12 صفحه132)

(25)ترمذی. باب ماجاء في الرجل يصلي مع الرجلين 233)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو

لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ حَتّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَأَدَارَنِيْ حَتّى أَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعنَا حَتّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ. (26)

کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھما کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر دیا پھر
جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے اور نبی ﷺ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے ہمارے ہاتھ پکڑے اور ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔

☆ یعنی اگر دو آدمی پہلے سے نماز پڑھ رہے ہوں تو تیسرے آنے والے کو چاہئے کہ وہ مقتدی کو آگے سے کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لے اور امام کی اقتداء میں شامل ہو جائے.
نہ کہ امام کے بائیں جانب یا صرف امام اور مقتدی دونوں کے دائیں جانب۔ بلکہ ویسے ہی کیا جائے گا جسطرح اللہ کے رسول ﷺ نے عمل کیا اور فرمایا...... دونوں مقتدی امام کے پیچھے چلے جائیں گے۔

☆ اور اگر مقتدیوں کیلئے پیچھے جگہ نہ ہو تو امام آگے بڑھ سکتا ہے

☆☆☆ اس عمل مبارک سے بھی معلوم ہوا کہ جس کی نیت امامت کرانے کی

(26) (مسلم، صحيح سنن أبي داؤد 592)

نہ ہو اور دوران نماز اگر کوئی آدمی اسکے ساتھ مل جائے تو پہلے والا شخص اپنی نیت دوران نماز امامت کی نیت سے تبدیل کر سکتا ہے۔ (دیکھیں مسئلہ 24)

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّى فِي حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرَةٌ فَرَأَى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ نَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ نَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ (27)

کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے حجرہ مبارکہ میں نماز ادا کیا کرتے اور حجرہ مبارکہ کی دیوار چھوٹی تھی (ایک رات) لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز شروع کر دی. جب صبح ہوئی تو انہوں نے اسکے بارے میں دوسروں کو بھی بتایا۔
جب رسول اللہ ﷺ دوسری رات قیام کیلئے کھڑے ہوئے تو لوگ پھر آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگ گئے۔

☆ (دیکھیں مسئلہ نمبر 24 اور 25) اللہ کے رسول ﷺ نے جب نماز شروع کی تھی تو آپ ﷺ کی نیت امامت کی نہ تھی لیکن لوگوں نے آپ ﷺ کی متابعت میں نماز ادا کی۔

(37) ☆☆☆ اس حدیث مبارک سے یہ ثابت ہوا کہ امام اور مقتدیوں کی

(27) بخاری مع الفتح كتاب الأذان 729، صحيح سنن أبي داؤد 996)

صفوں کے درمیان اگر دیوار حائل ہو تو بھی امام کی اقتداء کی جاسکتی ہے۔

38 ﴿دو مرد اور ایک عورت کی صف﴾

اگر جماعت میں ایک عورت شامل ہو تو وہ مردوں سے الگ ان کے پیچھے کھڑی ہوگی جیسا کہ

خادمِ رسول ﷺ سیدنا انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهٖ وَبِأُمِّهٖ أَوْ خَالَتِهٖ قَالَ فَأَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا (28)

کہ اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں اور انکی والدہ یا خالہ کو نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے دائیں کھڑا کیا اور میری والدہ کو ہمارے پیچھے۔

39 ﴿تین آدمی اور ایک عورت کی صف﴾

خادم رسول ﷺ سیدنا انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا (29)

کہ میں نے اور ایک یتیم لڑکے نے ہمارے گھر میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور میری ماں ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں یعنی ایک امام ہوگا، دونوں آدمی

---

(28) المنهاج شرح مسلم باب جواز الجماعة في النافلة رقم 1500)

(29) (بخاري مع الفتح كتاب الأذان باب المرأة وحدها تكون صفا ج 2 نمبر727،صحيح مسلم)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ

مقتدی کی حیثیت سے امام کے پیچھے صف بنائیں گے اور عورت آدمیوں کی صف کے پیچھے علیحدہ کھڑی ہوگی۔

40 ﴿بچوں کی صف کے متعلق﴾

بچے اگر سمجھ رکھنے والے ہوں تو صف میں کھڑے ہو کر ان کے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ گذشتہ حدیث 39 میں گذر چکا ہے

کہ سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ بچہ صف میں کھڑا ہوا۔

اگر بچے کا صف میں کھڑا ہونا منع ہوتا یا بچوں کی علیحدہ صف بنانے کا حکم ہوتا تو سیدنا انس ؓ بچے کو ساتھ کھڑا نہ کرتے۔

ایک حدیث میں ذکر آیا ہے جو سنن الکبری للبیهقی اور سنن أبو داؤد میں موجود ہے۔ کہ ایک صحابی ؓ نے جماعت کرائی تو ایک صف میں مردوں کو کھڑا کیا اور انکے پیچھے لڑکوں کو کھڑا کیا تو پھر نماز پڑھائی۔

لیکن اس حدیث کے بارے میں علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ اس ایک حدیث کے علاوہ مجھے کوئی اور حدیث اس بارے میں نہیں ملی لیکن اسکو دلیل اس لئے نہیں بنایا جاسکتا کہ یہ ضعیف ہے۔

لہذا اگر صف میں جگہ ہو تو بچوں کا مردوں کے ساتھ کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں (تمام المنة ص 284، القول المبين ص 222)

(41) بعض لوگ تو یہاں تک سختی کرتے ہیں کہ بچوں کو بالکل مسجد سے ہی

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو

نکال دیتے ہیں اور یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ:

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ''بچوں کو مسجد سے دور رکھو''

جبکہ اس حدیث کے متعلق امام بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا کوئی وجود نہیں اور نہ ہی اللہ کے رسول (ﷺ) نے ایسا حکم فرمایا۔

☆ سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا سئل الإمام مالك رحمه الله عن الرجل يأتي بالصبي إلى المسجد، أيستحب ذلك ؟

کہ بچوں کو مسجد میں لانے کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا

"إن كان قد بلغ موضع الأدب وعرف ذلك ولا يعبث في المسجد فلا أرى بأسا

اگر وہ مسجد کے آداب کو سمجھنے کے قابل ہیں اور مسجد میں خرابی کا باعث نہ بنیں تو پھر انہیں مسجد میں لانے میں کوئی حرج نہیں (القول المبين ص 287)

☆☆☆

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس حفظہ اللہ (مدرس الحرم المکی الشریف و پروفیسر جامعہ ام القری) اس بارے میں فرماتے ہیں کہ بچوں کو مردوں کی صفوں سے علیحدہ کرنا خرابی کا باعث ہوگا۔ بچے علیحدہ کھڑے ہوں گے لغو اور لایعنی کاموں میں مشغول ہو جائیں گے۔ ہوسکتا ہے امام کی قراءت میں اختلاط کا سبب بنیں اور نمازیوں کا خشوع اور دھیان نماز سے ہٹ جائے۔

اگر مردوں کے درمیان کھڑے ہوں گے تو باادب رہیں گے، نماز کا طریقہ

سیکھیں گے، اور قرآن پڑھنے اور سمجھنے کا ذریعہ بھی مہیا ہوگا۔ واللہ اعلم

42 ﴿ عورتوں کی امام کہاں کھڑی ہو ﴾

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

تَؤُمُّ الْمَرْأَةُ النِّسَاءَ تَقُوْمُ فِيْ وَسْطِهِنَّ.

کہ عورت عورتوں کی امامت کرائے۔ ان کے درمیان (صف میں) کھڑی ہوگی۔ (مسند عبدالرزاق بحوالہ عون المعبود 212 ج2)

43 ﴿ زیادہ عورتیں صف کیسے بنائیں ﴾

سیدہ رائطہ حنفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((أَنَّ عَائِشَةَ أَمَّتْ نِسْوَةً فِي الْمَكْتُوْبَةِ فَأَمَّتْهُنَّ بَيْنَهُنَّ وَسْطًا))

(30) کہ (ام المؤمنین) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرض نماز میں کچھ عورتوں کی امامت کرائی تو آپ ؓ ان (عورتوں) کے درمیان کھڑی ہوئیں۔

☆ عورت جہری نمازوں میں قراءت جہری کرے گی تا کہ سب عورتیں سن سکیں اور اللہ کے کلام سے مستفید ہوسکیں۔

☆☆☆ لیکن آواز چاردیواری سے باہر نہ جائے۔

44 ﴿ ام المؤمنین ام سلمہ ؓ کی امامت ﴾

مسند عبدالرزاق میں روایت ہے ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

(30)(سنن الکبریٰ للبیہقی ج 3 ص 131)

((أَمَّتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا))

کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہماری امامت کرائی تو وہ ہماری صف کے درمیان کھڑی ہوئیں.(31)

45 ﴿ اپنے گھر کی عورتوں کی صف ﴾

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالی سے روایت ہے:

جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَمِلْتُ اللَّيْلَةَ عَمَلاً قَالَ: "مَاهُوَ؟" قَالَ نِسْوَةٌ مَعِي فِي الدَّارِ:قُلْنَ إِنَّكَ تَقْرَأُ وَلَا نَقْرَأُفَصَلِّ بِنَا فَصَلَّيْتُ ثَمَانِيًا وَالْوِتْرَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ فَرَأَيْنَا سُكُوْتَهُ رَضًا.(32)

کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ میں نے رات ایک کام کیا ہے. فرمایا کیا ؟ کہا گھر میں میرے ساتھ کچھ عورتیں جمع ہوگئیں اور کہنے لگیں کہ تم قرآن پڑھتے ہو اور ہم پڑھنا نہیں جانتیں لہذا ہمیں نماز پڑھاؤ! تو میں نے انہیں آٹھ رکعات اور نماز وتر پڑھادی تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔

تو ہمیں معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خاموشی انکی رضامندی ہی ہے۔

(31) عون المعبود ج2ص212،سنن الکبری للبیھقی ج3 ص13)

(32)فقه السنة 223،رواه الطبرانی فی الأوسط بحواله عون المعبود ج 2صفحه 212)

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم

46 ﴿ ستونوں کے درمیان صفیں ﴾

سیدنا ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ستونوں کے درمیان جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے اجتناب کیا کرتے تھے.(سنن أبی داؤد(صحیح) باب الصفوف بین السواری 625)

☆☆☆ قرہ بن ایاس المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ وَنُطْرَدُ عَنْهَا طَرْدًا(33)

کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہمیں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے منع کیا جاتا تھا اور ہم وہاں سے سختی سے بھگائے جاتے رہے۔

☆☆☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے کہ:

لَا تَصُفُّوْا بَيْنَ السَّوَارِي (34) کہ ستونوں کے درمیان صفیں مت بناؤ!

اسلئے کہ صفوں میں انقطاع پیدا ہوتا ہے۔اور اسی انقطاع سے اور نمازیوں کو دور، دور رہنے سے منع کرنا ہی تو مقصود ہے۔

ہاں اگر صف چھوٹی ہو یا اکیلا فرد خواہ امام ہو یا منفرد ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنا چاہتا ہے تو جائز ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیت اللہ کے اندر

(33)صحیح المستدرك للحاكم كتاب الصلاة ص 218)

(34)سنن الکبری ج 3ص104)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو

دوستونوں کے درمیان نماز ادا فرمائی۔(35)

☆☆☆ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے لَا بَأْسَ بِالصُّفُوْفِ بَيْنَ الْأَسَاطِيْنِ إِذَا ضَاقَ الْمَسْجِدُ (المدونة الكبرىٰ 1/106) مسجد میں جگہ تنگ ہونے پر اگر ستونوں کے درمیان صفیں بنالی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ ورنہ کشادگی اور وسعت کے وقت ستونوں کے درمیان صفیں نہیں بنانی چاہئیں۔

47 ﴿اگلی صفیں کیسی ہوں﴾

صحابیٔ رسول ﷺ سیدنا ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ"(36)

کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا "پہلے اگلی (پہلی) صف کو مکمل کرو (اسمیں ایک آدمی کی بھی گنجائش نہ رہے) پھر اسکے بعد والی صف پوری کرو اگر کوئی (نمازیوں) کی کمی رہے تو بعد والی آخری صف میں رہے۔

☆☆☆

☆

(35) الترمذی باب ماجاء فی کراهية الصف بين السواری 229

(36) صحيح سنن أبي داؤد 623، موارد الظمآن 390

......❀ صحیح صفیں بنانے کی فضیلت ❀......

48 ﴿فرشتوں کی دعاؤں کا حق دار﴾

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ:

وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (37)

کہ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر دعائے رحمت و مغفرت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں

اور جو شخص دو نمازیوں کے درمیان والے خلا کو پُر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے درجات بلند کردیتے ہیں اور جنت میں اس کا گھر بنادیا جاتا ہے۔

سبحان اللہ، کام معمولی سا ہے۔ لیکن ثواب کتنا عظیم!!!۔

اللہ کی طرف سے مغفرت، فرشتوں کی دعائیں، درجات میں بلندی اور جنت جیسی جگہ میں رہنے کا بندوبست۔ اللہ تیری شان۔ جسے تو عطا فرمائے، اے اللہ کریم سب کو ایسا مقام نصیب فرما! آمین ثم آمین۔

(37) صحيح الترغيب والترهيب 498، 502، المستدرك للحاكم ج1ص214 موارد الظمآن 394 صحيح الجامع الصغير 1843، الصحيحة 1892)

49 ﴿پہلی صفوں پر رحمتوں کا نزول﴾

صحابیٔ رسول ﷺ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کہ نبی ﷺ نے فرمایا

"إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ" (38)

کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے پہلی صفوں پر دعاءِ رحمت بھیجتے ہیں۔

50 ﴿صفوں کے داھنی جانب رحمتوں کا نزول﴾

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ" (39)

اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے صفوں کی دائیں جانب والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

☆☆☆ اس سے نمازی یہ نہ سمجھیں کہ دائیں جانب ہی کھڑا ہونا ثواب ہے۔ اور بائیں جانب کھڑے ہونے میں کوئی ثواب نہیں

بلکہ صف کو کسی حالت میں بھی مکمل کرنا ہے۔ اگر دائیں جانب جگہ نہیں تو نئی صف بنانے کی بجائے بائیں جانب صف میں شامل ہو جانا چاہئے اس میں کس قدر ثواب ہے؟ اگلی حدیث سے واضح ہوتا ہے۔

---

(38) صحیح سنن أبي داؤد 618، صحیح جامع الصغیر 1839

(39) صحیح سنن أبي داؤد 628، نیل الأوطار نمبر 1135

موارد الظمآن 396

51 ﴿سب سے زیادہ محبوب قدم﴾

صحابیٔ رسول ﷺ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلٰى وَمَامِنْ خَطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ خَطْوَةٍ يَمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا" (أبو داؤد، صحيح الترغيب 504)

کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ارشاد فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں ان نمازیوں کیلئے جو اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں۔

اور (جان لو)...... کہ وہ قدم جو صف ملانے کی خاطر اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ رب العزت کے ہاں اس قدم سے بڑھ کر کوئی قدم محبوب نہیں۔

☆☆☆ اگلی صف میں اگر ایک آدمی کی گنجائش ہے یا ہو سکتی ہے تو بڑھ کر اگلی صف میں شامل ہو جانا چاہئے۔

52 ﴿صف اوّل میں جگہ پانے کیلئے جدوجہد﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ "لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِيْ النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّاأَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا." (البخاری مع الفتح كتاب الأذان 721،653) (مسلم باب تسويه الصفوف 980)

کہ اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف کا کیا ثواب ہے؟ تو اس کیلئے اگر قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو بھی کر گزریں۔ (یعنی قرعہ اندازی کے ذریعہ صف اول حاصل کرنے کی کوشش کریں گے)۔

(53) ویسے بھی صف اول میں جگہ لینے کیلئے اللہ کی رحمت پانے کے ساتھ ساتھ کئی اور مزید فائدے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(1) فرشتوں کی طرف سے بخشش کی دعائیں ملیں گی۔

(2) مسجد میں جلدی آنے کا موقع نصیب ہوگا۔

(3) تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد ادا کرنے کا موقع مل جائے گا۔

(4) تلاوت قرآن، نفل ونوافل اور عبادت میں زیادہ وقت گزرے گا۔

(5) امام کے قریب جگہ ملنے سے امام کو دیکھ کر نماز کی اصلاح ہوگی۔

(6) بعض اوقات امام کی غلطی پر اصلاح یا اسکی جگہ لینے کا موقع بھی مل جائے گا

(7) آپ کے آگے سے کسی مقتدی کو گذرنے کا موقع نہ مل سکے گا۔

(8) وہ اجر وثواب بھی مل جائے گا۔۔کونسا؟؟؟...............

جسکے بارے میں مذکورہ حدیث میں ہمارے خیر خواہ، مشفق ومہرباں، اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے بیان فرما دیا۔ اللہ کریم ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس سنت کے پابند بن جائیں اور اجر عظیم سے محروم نہ رہیں۔۔۔آمین۔

صفیں سیدھی نہ کرنے پر وعید

54 ﴿دلوں میں اختلاف کا سبب﴾

صحابیٔ رسول ﷺ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ "أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ" ثَلَاثًا "وَاللّٰهِ لَتُقِيْمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ".(40)

کہ اللہ کے رسول ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا کہ صفیں درست کرو! "اللہ کی قسم تمہیں اپنی صفوں کو سیدھا کرنا پڑے گا وگرنہ اللہ تعالی تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا"

55 ﴿شفقت اٹھ جانے کا سبب﴾

جلیل القدر صحابیٔ رسول ﷺ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللّٰهُ))(41) جس نے صف کو ملایا اللہ سبحانہ اسے اپنے سے ملائے گا (اتفاق وسلوک دے گا) اور جس نے صف کو توڑا، صف کو نہ ملایا اللہ اس سے تعلق توڑ لے گا۔

---

(40)(صحيح سنن أبي داؤد باب تسوية الصفوف 616)

(41)(صحيح سنن أبي داؤد 620)

56 ﴿اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب﴾

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ "تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ " (42) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض کو پیچھے رہتے دیکھا تو ان کو آپ ﷺ نے فرمایا

آگے بڑھو! اور میری اقتداء کرو!

جو بعد میں آئیں گے وہ تمہاری اقتداء کریں گے۔ اگلی صفوں سے پیچھے مت رہو جو پیچھے رہیں گے اللہ ﷻ انکو اپنی رحمت اور فضل عظیم سے پیچھے ہی رکھے گا۔

☆☆☆

مسجد میں جلدی آنے والے بعض حضرات اگلی صف میں نہیں بیٹھتے جبکہ انہیں چاہیے کہ اللہ ﷻ نے اگر مسجد میں جلدی آنے کی توفیق سے نوازا ہے تو اگلی صف میں ہی بیٹھنے کی کوشش کریں جو ثواب اگلی صف کا ہے دوسری صفوں کا نہیں۔

---

(42)مسلم باب تسوية الصفوف وإقامتها 981 ، صحيح سنن أبي داؤد 630، صحيح ابن خزيمة 1560)

...... خلاصہ ......

نماز میں صف بندی کا طریقہ اللہ کی توفیق سے احادیث رسول ﷺ سے تفصیلاً ذکر کردیا گیا ہے یہاں اب مختصراً خلاصہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ ہر مصلّی، نماز باجماعت ادا کرنے والا ذہن نشین کرلے اور اس مسئلے کی اہمیت کو جانتے ہوئے اپنی نماز کو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق مکمل کرلے۔

(1)

صف کی ابتداء امام کے پیچھے قریب والی صف سے کریں اور پھر دائیں بائیں کھڑے ہوں (دیکھئے مسئلہ نمبر 12)

(2)

کوشش کریں کہ صف بالکل سیدھی رہے (دیکھئے مسئلہ نمبر 3)

(3)

اپنے کندھے ساتھی کے کندھے اور اپنے ٹخنے ساتھی کے ٹخنے سے ملا لیں (دیکھئے مسئلہ نمبر 7)

(4)

اگر کندھے نہ مل سکیں تو اتنا قریب ہوکر کھڑے ہوجائیں کہ بازو ایک دوسرے سے مل رہے ہوں، پاؤں بھی نرمی سے ملالیں اور بازو بھی نرمی سے ملاکر

کھڑے ہو جائیں۔(دیکھئے مسئلہ نمبر 9)

(5)

صف میں کھڑے نمازیوں کے درمیان اگر کوئی خالی جگہ رہ گئی ہو تو فوراً آگے بڑھ کر ساتھی کے پاؤں کے ساتھ پاؤں اور کندھے سے کندھا ملا کر اس کو پُر کر لیں (دیکھئے مسئلہ نمبر 11)

(6)

علیحدہ علیحدہ اور تھوڑا سا فاصلہ چھوڑ کر کھڑے ہونے سے اجتناب کریں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دعوت نہ دیں (دیکھئے مسئلہ نمبر 55)

(7)

کوشش کریں کہ پہلی صفوں میں جگہ ملے (دیکھئے مسئلہ نمبر 49)

(8)

اگلی صف کو پہلے مکمل کر لیں پھر نئی صف امام والی سائیڈ اور انکے پیچھے کی طرف سے شروع کریں (دیکھئے مسئلہ نمبر 31)

(9)

آپ کے اگلی والی صف میں اگر جگہ نہیں تو نئی صف بنانے کی خاطر کسی آدمی کو کھینچ کر پیچھے لانے کی کوشش نہ کریں

(دیکھئے مسئلہ نمبر 31)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

(10)

دوران نماز صف ملانے کی خاطر اگر آگے بڑھنے یا دائیں بائیں حرکت کرنے کی ضرورت ہو تو ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں صف کو فوراً مکمل کریں۔صف ملانے کی یہ حرکت اللہ رب العزت کو بہت ہی محبوب ہے۔نماز باطل نہیں ہوتی (دیکھئے مسئلہ نمبر 23،51)

(11)

اگر مقتدی اکیلا ہو تو امام کے بالکل برابر میں کھڑا ہونا چاہیے ایک بالشت پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا درست نہیں۔(دیکھئے مسئلہ نمبر 27,22)

(12)

صف میں کہیں سمجھ رکھنے والے بچے کھڑے ہوں تو ان کو صف سے نکالنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کو اپنے ساتھ کھڑا کرنے میں مزید انکی تربیت ہوگی اور مسجد میں آنے کے ارادے کو تقویت ملے گی (دیکھئے مسئلہ نمبر 40)

(13)

امام کے آگے صف نہیں بنانی چاہئے۔(دیکھئے مسئلہ نمبر 35)

(14)

مسجد میں اگر جماعت ہو چکی ہو تو کسی دوسرے کے ساتھ مل کر آپ بھی جماعت کرا سکتے ہیں.(دیکھئے مسئلہ نمبر 28)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو

(15)

عورتیں نماز با جماعت ادا کرسکتی ہیں عورت امام کی آواز چار دیواری سے باہر نہیں نکلنی چاہئے۔ (دیکھئے مسئلہ نمبر 43)

(16)

عورتوں کی عورت امام صف کے درمیان کھڑی ہوگی (دیکھئے مسئلہ نمبر 42)

(17)

عورت کو اپنے خاوند کی امامت کرنے کی اجازت نہیں تو دوسرے غیروں کو امامت کرانا بھی جائز نہیں (دیکھئے مسئلہ نمبر 34)

(18)

خاوند اپنی بیوی کی جماعت کرا سکتا ہے لیکن دونوں ایک صف میں کھڑے نہ ہوں بلکہ بیوی پیچھے علیحدہ صف بنائے (دیکھئے مسئلہ نمبر 33)

(19)

صفوں کو صحیح اور سیدھا رکھنے کیلئے سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو طریقہ اختیار فرمایا وہ بھی نہ بھولیں (دیکھئے مسئلہ نمبر 20)

......☆......

اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت اور خلوص پیدا کردے۔

آمین

خاتمۃ الکتاب

نماز کی اہمیت جاننے والے بھائیو!!! فکر کرو! سوچو!

اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین پڑھ لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور طریقہ بھی معلوم ہوگیا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقۂ عمل، ان کا شوق اور جذبہ بھی ظاہر ہوگیا۔

تو کتنا ہی اچھا ہو کہ ہم بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح اپنے اندر جذبہ اور شوق پیدا کرلیں کہ نہ صرف صفیں سیدھی ہوں بلکہ اگلی صفیں جن پر رحمتوں کا زیادہ سے زیادہ نزول ہوتا ہے ان میں سب مل کر بنیانِ مرصوص بن کر کھڑے ہونے کی کوشش کریں۔

صفوف اولیٰ میں جگہ ملی تو فبہا۔ نہ ملی تو بھی نیت حسنہ کا اجر تو ضرور ملے گا اور پھر کندھے سے کندھا، پاؤں سے پاؤں اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر شیطانی وسوسوں اور اسکی مداخلت سے بچ جائیں۔

بعض دوست احباب جو اس بات کی پابندی نہیں کرتے جہاں اور جیسے مناسب سمجھا وہیں کھڑے ہوگئے یا جب کسی نے انکو پاؤں ملانے کیلئے اپنی طرف اشارہ کیا یا ملانے کی کوشش کی تو وہ تھوڑا سا مزید دور ہونے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں

علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ عون المعبود جلد نمبر 2 اور صفحہ نمبر 256 پر تعلیق

المغنی کے حوالے سے لکھتے ہیں کندھے سے کندھا ملانا، گھٹنے سے گھٹنا ملانا اور ٹخنے سے ٹخنہ ملانا نماز کی تکمیل میں سے ہے۔

لكن اليوم تركت هذه السنة ولو فعلت اليوم لنفر الناس كالحمر الوحشية فإنا لله وإنا اليه راجعون

لیکن آج کل لوگ اس سنت کو چھوڑ بیٹھے ہیں اگر کوئی اس بات پر عمل کرنے کو کہتا ہے تو لوگ خرگاؤ، جنگلی گدھوں کی طرح بھاگتے ہیں۔

إنا لله وإنا اليه راجعون

حقیقی بات یہ ہے کہ انہیں ان احادیث کی حقیقت کا علم ہی نہیں۔ غلط فہمی میں مبتلا ہیں سمجھتے ہیں کہ اگر نمازی کے قریب لگ گئے، بازو سے بازو مل گیا پاؤں سے پاؤں مل گئے تو کوئی بیماری نہ لگ جائے۔ ساتھیوں کے اصرار کرنے کے باوجود بھی وہ دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور پاؤں وغیرہ نہیں ملاتے۔

اللہ کے بندو! اس کام کا بڑا درجہ ہے بڑا فائدہ ہے۔

اس سنت پر عمل کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دے گا۔

اور یقیناً اس اخوت و یگانگت کے سبق کی جس کو قدر ہوگئی وہ کبھی اس سنت کو چھوڑے گا ہی نہیں بلکہ دوسرے ساتھیوں کو بھی بتائے گا۔ بعض نمازی تو صرف رکوع میں جاتے ہوئے اس سنت کی پابندی کرتے ہیں۔ جبکہ اس کا

اہتمام نماز کی ابتداء سے ہی ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں میں اخوت اور محبت پیدا کرے۔ آمین۔

وما علينا إلا البلاغ

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه وذرياته

ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔

بحمد الله تم بحمد الله تم بحمد الله تم بحمد الله تم بحمد الله تم بحمد الله تم بحمد الله تم

الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر

الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر

الله اكبر الله اكبر الله اكبر

الله اكبر الله اكبر

الله اكبر